عالم وجود کی منفرد ہستی

حضرت امام حسین علیہ السلام

مؤلف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید صادق حسینی شیرازی دام ظلہ

مشخصات

نام کتاب:..........عالم وجود کی منفرد ہستی حضرت امام حسین علیہ السلام

مولف:............آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید صادق حسینی شیرازی دام ظلہ

مترجم:.................................سید حسین اختر رضوی اعظمی

سن طباعت:...ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ

کمپوزنگ:.......................کوثر نقوی (الغدیر ریسرچ سینٹر ہندوستان)

ناشر:..یاس زہرا (س)

تعداد:...دو ہزار

زیر اہتمام:.......................الغدیر ریسرچ سینٹر ہندوستان ۰۹۸۳۸۹۴۶۲۰۵

شابک:.............................۸-۴۲-۲۸۴۳-۹۶۴-۹۷۸

WWW. Shirazi.IR

Info@Shirazi. IR

فہرست

عالم وجود کی منفرد ہستی امام حسین علیہ السلام........................۷

زخمی پلکیں..۱۱

صحاح ستہ اور عاشورہ..................................۱۳

دائمی غم..۱۸

دشمن سید الشہداؑ اور بے جا کوششیں......................۲۰

بہت جلد ملنے والا عذاب...............................۲۴

گمنام مرجع ۲۸

ضمیمہ (عزاداروں کے نام پیغام) ۳۵

عالم وجود کی منفرد ہستی امام حسین علیہ السلام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والسلام علی محمد و آلہ الطیبین الطاهرین ولعنة اللّٰہ علی اعدائهم اجمعین الی یوم الدین.

ابراہیم بن ابی محبوب نے (۱) حضرت امام رضا علیہ السلام سے

☆ یہ تقریر محرم الحرام ۱۴۲۸ھ ق (۱۳۸۵/۱۰/۲۸ھ ش) کو انجمنہای ماتمی کے درمیان کی گئی ہے

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کے معتبر وموثق صحابیوں میں سے ہیں جنہوں نے احکام طہارت، نماز، روزہ، حج، سے مربوط روایت کو حضرت رضا -سے نقل کیا ہے۔

روایت کی ہے: مفصلی سے منقول ہے کہ آپ کے بعض اقوال میں آیا ہے۔

''ان یوم الحسین اقرح جفوننا و اسبل دموعنا ''(۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی [شہادت و مصیبت نے] ہم اہل بیتؑ کی پلکوں کو زخمی کردیا ہے اور ہماری آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیا ہے''۔

بعض افراد نے حضرت ثامن الائمہ علیہ السلام کے اس قول پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کس طرح ممکن ہے کہ کوئی غم آدمی کی پلکوں کو زخمی کردے؟ البتہ جھوٹی فضیلت وشرافت کا بازار اہل بیت علیہم السلام کے گفتار کے مقابلے میں خود کو پیش کرتے رہے اور یہ چیز پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھی، نمونہ کے طور پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت پیش ہے آپ نے فرمایا:

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۲۸۳۔

’’کـان الـحسيـن بن على عليه السلام ذات يـوم فـى حجر النبى ﷺ يـلاعبـه و يـضـاحـكـه فقالت عايشة: يا رسـول الـلّٰـه مـا اشـدَّ اعُجابَکَ بهذا الصبى. فقال لها: ويلکِ وكيف لا احبُّهُ ولا اعجب به وهو ثمرة فـؤادى و قـرّةـ عيـنى. اما ان امتى ستقتله فمن زاره بـعـد وفاته كتب اللّٰه له حجة من حججى. قالت :يا رسـول الـلّٰـه : حـجة مـن حججک؟ ! قال : نعم ، حـجتيـن من حججى. قالت : يا رسول اللّٰه حجتين مـن حـجـجک؟! نـعـم واربعه ؟قال فلم تزل تزاده ويـزيـد ويـضـعف حتٰى يبلغ تسعين حجة من حجج رسول اللّٰه باعمأرها (۱)

ا۔کامل الزیارات،ص ۶۸ (باب ۲)۔

ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام پیغمبر اسلام ﷺ کی آغوش میں تھے اور پیغمبر ﷺ انہیں خوشحال کررہے تھے عایشہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ واقعاً آپ اس بچے سے کس قدر محبت رکھتے ہیں حضرت نے ان سے فرمایا: افسوس ہو تجھ پر، کس طرح سے اسے دوست اور عزیز نہ رکھوں حالانکہ وہ میرا قلب وجگر اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جان لو کہ میری امت اسے قتل کرے گی اور جو شخص اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم میرے حج کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا عائشہ نے تعجب سے پوچھا آپ کے حج کا ثواب؟ فرمایا: ہاں (بلکہ) میرے دو حج کا ثواب، عائشہ اسی طرح تعداد پر تعجب کرتی رہیں اور حضرت اس ثواب کے مرتبہ کو بڑھاتے رہے یہاں تک ۹۰ رحج اور عمرہ کا ثواب عطا کرے گا۔

اس طرح کے اعتراض و اشکال آج بھی ہورہے ہیں لیکن

سوائے ناکامی اورذلت کے کچھ حاصل نہ ہوسکا کیونکہ خداوند عالم نے وعدہ کیا ہے کہ اس راہ میں مخالف کتنا ہی کیوں نہ مخالفت کریں مگرنا کام ہوں گے حضرت زینب = ۱۱رمحرم کوحدیث نبوی بیان کرتے ہوئے فرماتی ہے:

ولیجتھدنّ ائمة الکفر و اشیاعُ الضلالة فی محوہ وتطمیسه، فلا یزداد اثرُ ہُ الا ظھورًا و امرُہُ الا علواً؛ (۱) کفروضلالت کے پیشوااور رہبر کربلا کی نشانیوں کو جتنا بھی مٹانا چاہیں مگر یہ روز بروز درخشندہ وروشن اور پایدار ہوں گی۔

زخمی پلکیں

انسان کی پلک بہت ہی لطیف ونرم ہے اورشاید یہی وجہ ہے کہ

۱۔کامل الزیارات،ص۲۶(باب۲۲)

اسے انسان کے ظاہری اعضاء میں سب سے لطیف کہا گیا ہے انسان کی آنکھوں کے پیچھے ایک غدّ ہ (چربی) موجود ہے جب انسان کا دل کسی غم کی وجہ سے مضطرب ہوتا ہے تو اس کے شیریں خون کو کڑوے خون میں تبدیل کردیتا ہے یہ غدہ بہت ہی نازک وچھوٹا عضو ہے جس کا کام خون کو آنسو میں تبدیل کرنا ہے اب اگر شدید مصیبت اور بہت زیادہ رونے کی وجہ سے یہ غدّ ہ زیادہ کام وغیرہ کرے اوران پر حد سے زیادہ زور پڑے تو یہ ضعیف وکمزور ہوجاتا ہے اور خون کو آنسوؤں میں تبدیل کرنے کا وقت نہیں رکھتا ایسی حالت میں انسان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے بجائے خون ٹپکنے لگتا ہے اسی وجہ سے حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے جد مظلوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’فلاندبنک صباحاً و مساءً و لابکین علیک بدل الدموع دماً ۔(۱) اے جد مظلوم میں صبح وشام ہروقت آپ

۱۔ بحارالانوار ج ۹۸، ص ۲۳۷۔

کے غم کو یاد کروں گا اور آنسوؤں کے بدلے خون کے آنسو روؤں گا۔''

اگر انسان بہت زیادہ گریہ وزاری کرے تو حساس و نازک عضو بہت زیادہ آنسوؤں (جو کھارا ہے) کی وجہ سے زخمی ہو جاتا ہے اسی وجہ سے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کی شہادت و مصیبت نے ہماری پلکوں کو زخمی کر دیا ہے۔

صحاح ستہ اور عاشورہ

صحاح ستہ کے مولفین نے جان بوجھ کر اتنی زیادہ کوششیں کیں کہ کسی بھی طرح سے امام حسین علیہ السلام کا نام نہ لیں مگر جو شخص اس فن کا ماہر ہو اور ان کتابوں کا مطالعہ کرے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس ہدف کے لئے انہوں نے بہت زیادہ کام کیا ہے لیکن روایت عامہ میں دقیق غور و فکر کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کا اہل بیت علیہم السلام

کا نام نہ لینے کے باوجود صحاح ستہ میں متعدد مقامات پر سید الشہداء کا ذکر ہوا ہے اور اصحاب صحاح ستہ نے بیان کیا ہے جسے ہم نمونہ کے طور پر یہاں نقل کر رہے ہیں:

عن عبد اللّٰہ بن نجیٰ عن ابیه أنه سار مع علی رضی اللّٰہ عنه و کان صاحب مطهر ته فلماحاذیٰ نینویٰ و هو منطلق إلیٰ صفین فنادیٰ علی رضی اللّٰہ عنه اصبر یاابا عبد اللّٰہ اصبر یا ابا عبد اللّٰہ بشط الفرات قلت و ماذا قال دخلت علی النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم ذات یوم وعیناه تفیضان قلت یا نبی اللّٰہ اغضبک احد ما شان عینیک تفیضان قال بل قام من عندی جبرئیل قبل فحدثنی ان الحسین یقتل بشط الفرات قال فقال هل لک الی ان ا شمک من تربته قال قلت نعم فمدیده فقبض قبضة من

تراب فاعطانیها فلم املک عینی ان فاضتا.

امیر المومنین علیہ السلام جنگ صفین کے سفر میں جاتے ہوئے جب نینوا (کربلا) کی سرزمین پر پہونچے تو آواز دی، اے ابا عبداللہؐ صبر کرنا، اے ابا عبداللہ فرات کے کنارے صبر کرنا جب لوگوں نے آپ سے اس کی علت پوچھی تو فرمایا: ایک دن میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشکبار ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا کسی نے آپ کو غضبناک کیا ہے؟ کیوں آپ کی آنکھیں اشکبار ہیں؟ آپ نے فرمایا: کچھ دیر پہلے جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: حسینؑ فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے۔ اور کہا کہ اگر آپ کہیں تو ان کے قبر کی مٹی آپ کو دوں تا کہ آپ اسے سونگھیں میں نے کہا ہاں، اس وقت جبرئیل نے ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی خاک مجھے دی یہی وجہ ہے کہ میں اپنے آنسوؤں کو

روک نہ سکا۔(۱)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا سرزمین کربلا سے گذرنے کا واقعہ ،کربلا کے واقعہ سے تقریباً ۲۰؍سال پہلے کا ہے اس واقعہ میں''وعيناه تفيضان ''یا''فاضت عينه ''''بكیٰ''اور''دمعت عيناه '' کی تعبیروں میں بہت فرق ہے جب کوئی برتن پانی سے لبریز ہو اور پانی چاروں طرف گرے تو عربی زبان میں ایسی حالت کو ''فیضان'' کہتے ہیں یہ تعبیر اس وقت استعمال ہوتی ہے جب نہر کا پانی اوپر ہوکر بہنے لگے، عموماً جب انسان روتا ہے تو آنسو صرف اس کی آنکھوں سے جاری ہوتا ہے تو ایسی صورت کو آنکھ کا ''فیضان'' نہیں کہیں گے، بلکہ آنکھ کا فیضان اس وقت ہوگا جب انسان کی آنکھیں کسی

۱۔ مسند احمد بن حنبل، ج۱، ص۸۵؛ مسند ابی یعلی، ج۱، ص۲۹۸ (حدیث ۳۶۳)؛ طبرانی المعجم الکبیر، ج۳، ص۱۰۵ (حدیث ۲۸۱۱)؛ ابن ابی شیبہ کوفی، المصنف، ج۸، ص۶۳۲ (حدیث ۲۵۹)

زبردست غم ومصیبت سے لبریز ہوجائیں اور آنسو چاروں طرف بہنے لگے اسی بناء پر امیر المومنین علیہ السلام کے کلام میں لفظ ''فیضان پر غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے جب کہ وہ لوگ ''امراء الکلام '' ہیں۔(۱)

اس روایت میں دوسرا نکتہ قابل غور وہ سوال ہے جو حضرت امیر علیہ السلام نے پیغمبر ﷺ سے پوچھا تھا، اس طرح کے سوالوں کو اصطلاح میں ''سؤال العارف'' کہتے ہیں، بیشک امیر المومنین علیہ السلام پیغمبر ﷺ کے رونے کی علت سے باخبر تھے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ پیغمبرؐ کو کسی چیز کا علم ہو اور حضرت امیر علیہ السلام اس سے بے خبر ہوں، اس طرح کے سوالات میں مختلف حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جس کا سب سے پہلا مقصد ہم سب کو تعلیم دینا ہے اور قرآن وعقلاء

۱۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں......انا لامراء الکلام : ہم ملک سخن کے امیر ہیں (نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۳)۔

کے کلام میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے مثلاً خداوند عالم ہر موجود اور غیر موجود چیز سے باخبر ہے حضرت موسیٰ - سے سوال کرتا ہے ﴿وما تلک بیمینک یا موسیٰ﴾ (۱) [اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟] بیشک خداوند عالم حضرت موسیٰ سے بہتر جانتا تھا کہ کیا چیز ان کے ہاتھ میں ہے۔

دائمی غم

امام رضا علیہ السلام کے مذکورہ کلام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ واقعہ کربلا کی حقیقت و معرفت کو صرف اہل بیت علیہم السلام نے ہی درک کیا ہے اور اس واقعہ کی صحیح معرفت حاصل کرنے سے ہماری عقلیں قاصر ہیں، حقیقت میں ہم صرف اس واقعہ کی تھوڑی سی معرفت کو سمجھ سکے ہیں، جبکہ بہت کم افراد ایسے ہیں جو اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھ

۱۔ سورہ طہٰ: آیت ۱۷۔

سکے ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ امام علیہ السلام کی نظروں کے سامنے ہمیشہ واقعہ کربلا کے مناظر ہیں وہ جملہ جو ہم نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ صرف محرم کے مہینے میں آپ کی پلکیں زخمی ہیں بلکہ آپ کا کلام عام ہے اور کسی طرح کی کوئی قید آپ کے کلام میں نہیں ہے کیونکہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہمیشہ عاشورہ کے مصائب کو یاد کرتے ہیں اور ہمیشہ اپنے جد بزرگوار کی مظلومیت پر اتنا گریہ کرتے ہیں کہ پلکیں زخمی ہو جاتی ہیں ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے رہبروں کی پیروی کرتے ہوئے ہمیشہ کربلا کے مصائب کو یاد کریں بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہم واقعہ کربلا کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور جو کچھ صرف مجلسوں اور تقریروں میں سنتے ہیں اسی پر اکتفاء نہ کریں بلکہ مناسب ہے کہ معالی السبطین (جس میں حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے مفید، معتبر مطالب درج ہیں اور حال ہی میں کراچی سے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے مترجم) جیسی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

دشمن سید الشہداؑ اور بے جا کوششیں

حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی عزاداری اور فروغ عزا قدیمی واقعہ ہے جو آج و کل سے مربوط نہیں ہے اور خود خداوند عالم کی مشیت بھی یہی ہے اور ہم مشیت الٰہی کے ساتھ جنگ نہیں کر سکتے، البتہ یہ دنیا جائے امتحان اور انسان صاحب اختیار ہے اور خداوند عالم نے انسان کو یہ اختیار دیا ہے یہاں تک کہ اس سے بھی کچھ لوگ برسر پیکار نظر آتے ہیں فرعون نے خدا سے مقابلہ اور خدائی کا دعویٰ کیا اس کے باوجود خداوند عالم نے اسے چار سو سال تک مہلت دی، شداد نے بھی اپنے تمام مکر و فریب کے ساتھ خدا سے مقابلہ کیا اور (مرحوم علامہ مجلسی کے بقول) خداوند عالم نے اسے نو سو سال کی مہلت دی اور اس پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کی۔

لیکن خداوند عالم نے شمر، یزید اور عمر سعد وغیرہ کو مہلت نہ دی اور یہ عاشورہ کے واقعہ کے بعد زیادہ دن تک زندہ نہ رہے یزید نے خدائی کا

دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ صرف واضح و آشکار (کھلم کھلا) طریقہ سے بے دینی کا اظہار کیا تھا۔(۱)

۱۔روایت میں ہے کہ جب اہل بیت علیہم السلام کا لٹا ہوا قافلہ یزید کے دربار میں پہنچا تو یزید حضرت کے پاکیزہ ہونٹوں پر چھڑی پھیرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

لیت اشیاخی ببدرٍ شهدوا جزع الخزرج من وقع الاسل

لاهلوا واستهلّوا فرحاً ثم قالوا یا یزید لا تُشل

قد قتلنا القوم من ساداتهم وعدلناه ببدر فاعتدل

لعبت هاشم بالملک فلا خبر جاء ولا وحی نزل

لست من خندفَ ان لم انتقم من بنی احمد ما کان فعل

اے کاش ہمارے آباء واجداد جو جنگ بدر میں تھے آج موجود ہوتے تو دیکھتے کہ کس طرح ہم نے ان لوگوں کا بدلہ حسین سے لیا ہے۔

اگر وہ لوگ یہاں ہوتے اور یہ حالات دیکھتے تو خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور کہتے اے یزید شاباش ہم نے ان کے سید و سردار کو جنگ بدر میں قتل ہونے والوں کے بدلے میں قتل کیا اور ہم نے بدلے لیا ہے۔(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بہر حال خداوند عالم قیامت میں فرعون، شداد، یزید اور قاتلان سید الشہداء علیہ السلام کو ضرور عذاب میں مبتلا کرے گا اور ظاہراً ان پر عذاب کرنے میں جلد بازی لازم نہیں ہے لیکن سید الشہداء علیہ السلام کا واقعہ ہر طرح سے منفرد ہے اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ سید الشہداء علیہ السلام کے دشمن اس دنیا میں عذاب میں مبتلا ہوئے ہیں اور خدا نے انہیں مہلت بھی نہیں دی ہے۔

بنیادی طور پر مشیت الٰہی یہ ہے کہ سید الشہداء علیہ السلام کا واقعہ اور جو چیزیں ان سے مربوط ہیں اسے ہر اعتبار سے جدا و منفرد رکھے،

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا)

بنی ہاشم نے شاہی حکومت کے لئے کھیل کھیلا نہ آسمان سے کوئی خبر آئی ہے اور نہ ہی وحی نازل ہوئی ہے۔

میں خندف (معاویہ کی ایک دادی کا نام) کی نسل سے نہیں ہوں کہ میں احمد کے بیٹوں سے انتقام نہ لے سکوں (سید ابن طاوس، اللہوف، ص ۱۸۰)

حضرت کی انفرادی حیثیت ایک یہ ہے کہ آپ کا نام دوسرے معصومین کی بہ نسبت لوگوں کی زبانوں پر زیادہ ہے، معالی السبطین (۱) ایک ایسی کتاب ہے جو امام حسنؑ اور امام حسین علیہم السلام کے حالات پر مشتمل ہے اور اس کے مؤلف کو بخوبی اس بات کا علم ہے کہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اپنے عزیز بھائی سے زیادہ افضل ہیں لیکن اس کے باوجود آپ نے صرف اس کتاب کے ۶۰ رصفحہ کو امام حسن علیہ السلام ذکر سے مزین کیا ہے اور اس کے چھ سو صفحات پر امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے یہ ایسی حالت میں ہے جب کہ پوری تاریخ میں سید الشہداء علیہ السلام سے مربوط مطالب اور کتابیں آگ کے حوالے کردی گئیں اور ان آثار کے نقل کرنے والوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا شاید ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت سے مربوط تمام مطالب کا

۱۔ معالی السطبین فی احوال السیدین الامامین الحسن والحسین علیہما السلام، مولف شیخ محمد مہدی بن عبد الہادی مازندرانی حائری (وفات ۱۳۵۸ھ)

ہزاروال حصہ ہم تک پہونچا ہے لیکن ہر طرح کی تلاش وجستجو کے بعد بھی آج کی دنیا میں سید الشہداء علیہ السلام کے نام کے برابر کسی کا نام بھی پوری دنیا میں نہیں پھیلا ہے۔

بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خدا کو قبول نہیں کرتے اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں مگر امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرتے ہیں اور ان کے نام کو بہت عظیم نام سمجھتے ہیں (مثلا ہندوستان میں ہر فرقہ کے لوگ آپ کی عزاداری کرتے ہیں. مترجم) بہتر ہے کہ ہم بھی خداوند عالم کی طرح سید الشہداء علیہ السلام کے واقعہ کو انفرادی پہلو سے دیکھیں اور یہ بھی جان لیں کہ جو بھی ان کے نام اور ان کی عزا کی توہین کرتے ہیں خداوند عالم انہیں مہلت نہیں دیتا اور بڑی ہی عجلت سے ان پر اپنا قہر و عذاب نازل کردیتا ہے۔

بہت جلد ملنے والا عذاب

یقیناً ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کے غم میں مجالس وعزاداری

وغیرہ انجام دینا بہترین عمل ہے اور امام علیہ السلام کے غم میں عزاداروں کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کا ہر قطرہ جہنم کی آگ کو خاموش کر دیتا ہے اور اس کا برعکس بھی واضح ہے جس طرح سے امام کے غم میں آنسو کا ایک قطرہ اس قدر اہمیت کا حامل ہے بالکل اسی طرح حضرت کی عزاداری اور اس پر اعتراض کرنے والے کیلئے بہت زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے ،عزاداروں کی اہانت کرنا عزاداری کی توہین کرنا اور مذاق اڑانا اور عزا کے سلسلہ میں میں مخالفت خطرناک اور ہر آگ سے زیادہ جلانے والی ہے اس بناء پر ضروری ہے کہ ہم اپنی دنیا و آخرت کی سعادت کے لئے جتنا بھی ممکن ہو سکے سید الشہداء علیہ السلام کی عزا کو فروغ دیں اور اس راہ میں جان، مال اور زبان وغیرہ سے خدمت کریں اور اپنے دل و دماغ اور قلم سے اس کی حمایت کریں یہ امور انسان کی جان کو اہمیت دیتے ہیں اور آدمی کی عمر میں برکت ہوتی ہے۔

کچھ دنوں پہلے ایک عراقی بھائی نے مجھ سے نقل کیا کہ ''بعثی حکومت کے سقوط سے دو سال پہلے تک جو لوگ بھی پیدل کربلا جاتے تھے ان پر بہت زیادہ سختی و زیادتی کی جاتی تھی اور اگر کسی کو بھی اس جرم میں گرفتار کرتے تو اسے جیل میں ڈال دیتے تھے اور بے حد ظلم وستم بلکہ کبھی کبھی پھانسی پر چڑھا دیتے تھے ایک دن بعثی حکومت کے ظالم سپاہی نے گشت کے دوران ایک دس بارہ سالہ نوجوان کو پکڑا اور گمان کیا کہ شاید اسے زائرین کی رہنمائی کے لئے یہاں رکھا گیا ہے البتہ ان کا یہ گمان صحیح بھی تھا، یہ بچہ پیدل آنے والے زائرین کو آرام اور ان کی خدمت کرنے کے لئے اطراف کے قبیلے کے پاس لے جاتا تھا یا کم از کم انہیں صحیح راستوں کی رہنمائی کرتا تھا گشت کرنے والے ظالم فوج کی گاڑی بچے کو دیکھتے ہی رک گئی ایک فوجی گاڑی سے اتر کر بچے سے سختی سے اس طرح سوالات کرنے لگا کہ بچہ سہم گیا اس نے ایک زبردست طمانچہ مارا، کچھ دیر بعد جب فوجی نے چاہا کہ بچے کو گاڑی پر سوار کرے

تو اچانک اس کا اسلحہ گاڑی سے ٹکرایا اور گولی نکل کر خود اسے لگ گئی اور وہ جہنم واصل ہو گیا۔

خداوند عالم امام حسین علیہ السلام کے دشمنوں سے اسی دنیا میں انتقام لیتا ہے اور ایسے شخص کو عذاب میں بہت جلد مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے افراد پر عذاب نازل کرنے میں عجلت سے کام لیتا ہے، اگر یہ فوجی دس سال تک کفر آمیز کلمات کہتا جب بھی خداوند عالم اس کو سزا دینے میں اتنی جلدی نہیں کرتا، مثلاً فرعون، شداد، وغیرہ جنہیں خداوند عالم نے بہت زیادہ مہلت دی ہے مگر دشمنان حسینی دنیا میں بہت جلد عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں اس کے علاوہ آخرت کا عذاب بھی ان کا منتظر ہے۔

خداوند عالم نے سید الشہداء علیہ السلام کے واقعہ کو ایک الگ امتیاز عطا کیا ہے اور جو لوگ اس عزا کے فروغ میں رکاوٹ یا اختلاف پیدا کرتے ہیں انہیں فوراً سزا دیتا ہے۔

اس لئے بہتر ہے کہ ہم واقعہ کربلا کے فروغ کے لئے ہمیشہ سعی و

کوشش کریں نہ کہ اس کے برخلاف، یعنی اگر کوئی چیز یا عمل عزا ہمارے مزاج کے مطابق نہ ہوتو اس پر اعتراض نہ کریں بلکہ اچھے کاموں کی طرف رغبت دلائیں یعنی ذرہ برابر بھی مخالفت نہ کریں۔

گمنام مرجع

فقہاء کے درمیان مشہور ہے کہ کالے لباس پہننا اور اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (یعنی حرام نہیں ہے) اور تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں کالا کپڑا پہننا مستحب ہے اگر چہ یہ کام مکروہ ہے لیکن حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں کالا لباس پہننا مستحب ہے البتہ اس نظریہ کے مقابلے میں کچھ دوسرے علماء بھی ہیں جو اس بات سے متفق نہیں ہیں۔

ایک عالم کی فقہ کے موضوع پر کتاب ہے جو سو سال پہلے چھپی ہے اور حقیر کے پاس بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے یہ عالم بھی دوسرے

فقہاء کی طرح اس نظریہ سے متفق نہیں ہے کہ سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں کالالباس پہننا مستحب ہے یہ ایک فقہی نظریہ ہے اور اس مسئلہ میں دونوں اپنے اپنے استنباط رکھتے ہیں اس عالم کا عقیدہ تھا کہ ہر حالت میں کالالباس پہننا مکروہ ہے یہاں تک کہ اگر سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں بھی پہنا جائے جب بھی مکروہ ہے مگر انہوں نے اپنے نظریہ کی وضاحت کے لئے مثال پیش کی ہے جب ہم نے اس مثال کو پڑھا تو بہت زیادہ تعجب ہوا۔

میں نے اس عالم دین کے نظریہ کو اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے جب کہ ہمیشہ یہ سوال ہمارے ذہن میں آتا رہا کہ کیوں کسی بھی فقیہ نے ان کی کتاب کو دلیل کے طور پر نہ ہی پیش کیا ہے اور نہ ہی اسے پہچانتے ہیں ان کے اور ہمارے درمیان تقریباً چھ یا سات طبقے کے فقہاء موجود ہیں اور سب نے فقہ کے موضوع پر کتابیں لکھیں ہیں لیکن کسی بھی فقیہ نے ان کی کتاب اور نظریہ کو نقل نہیں کیا ہے ایک دن میں قم کے ایک عظیم

مرجع (جن کی مرجعیت عمومی تھی) کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور میں نے کچھ باتیں نقل کیں جس کا انہوں نے حوالہ طلب کیا میں نے عرض کیا فلاں کتاب، اس ۹۰ رسالہ مرجع تقلید نے اس کتاب کا نام تک نہ سنا تھا اور نہ کہیں اس کا کوئی نسخہ دیکھا تھا کہ وہ چھپ چکی تھی۔

مدتوں بعد جب ہم نے اس کتاب میں کالا کپڑا پہننا اور غیر مناسب مثال کو دیکھا تو اس مرجع کی گمنامی کا راز سمجھ میں آ گیا۔

اس عالم کی نیت بری نہ تھی لیکن اس کے باوجود بھی خداوند عالم نے اتنی مقدار میں عزائے سید الشہداء سے مقابلہ کرنے کو برداشت نہ کیا۔

میری نظر میں اس کتاب کی گمنامی کا سبب صرف وہی چند جملے ہیں جو سبب بنے ہیں کہ مراجع کرام اور حوزہ علمیہ کے دامن میں رہنے کے باوجود غیر معروف اور گمنامی کی زندگی گذاری، مجھے خوف محسوس ہوا کہ اس چیز کا اثر ہماری کتابوں پر نہ آ جائے لہذا جو چیزیں بھی ہم نے

ان سے نقل کی تھی اسے کتاب سے نکال دیا اور خود اپنے آپ سے کہا صرف انہیں موارد کے نقل کرنے پر علم منحصر نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے لئے صرف حسن نیت ہی کافی نہیں ہے بلکہ حسن عمل بھی لازم ہے کیونکہ ایک مختصر سی بھی غلطی اپنا وضعی اثر دکھا ہی دیتی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

لہذا ہمیں چاہیئے کہ ہم محرم اور سید الشہداء علیہ السلام کی عزاداری کی اہمیت وعظمت کو خوب پہچانیں اور اس کی بقاء ودوام کے لئے سعی و کوشش کریں۔

صلی اللہ علی محمّد و آلہ الطاھرین

اِنَّ الْحُسَیْنَ مِصْبَاحُ الْهُدیٰ وَ سَفِیْنَةُ النَّجاة

محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

کی

مناسبت سے عزادارنِ سید الشہداء علیہ السلام

کے نام

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید صادق حسینی شیرازی دام ظلہ

کا پیغام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ الطیبین الطاھرین و لعنۃ اللّٰہ علی اعدائھم اجمعین الی یوم الدین

حضرت سید الشہداء علیہ السلام نے اپنی عظیم قربانی کے ذریعے تمام انسانوں کے لئے فضیلت وشرافت اور بلندترین اخلاق وعقیدہ کو مہیا کیا ہے آپ اپنی وصیت میں اپنے بھائی محمد بن حنفیہ سے فرماتے ہیں:

”انّی لم اخرج أشراً ولا بطراً ولا مفسداً ولا ظالماً وانما خرجت لطلب الاصلاح فی امۃ جدی. (۱)

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۴، ص ۳۲۸ (باب ۳۷۔ ماجریٰ علیہ......)

امت کی اصلاح کے لئے امام حسین علیہ السلام نے ایک عظیم راہ دکھائی ہے اور عاشورہ کے دن اپنے کردار و گفتار وتقریر اور اپنے بچوں، بھائیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کے پاکیزہ خون سے ثابت بھی کیا ہے اور اس راہ میں اپنے گھر والوں کو قید واسیری کے حوالے بھی کردیا ہے وہ خاندان جو پوری تاریخ بشریت میں تقویٰ و پاکیزگی میں بے مثال تھا اور رسول خدا ﷺ کا خاندان تھا۔

یہی حقیقی اور واضح وروشن انقلاب تھا جس نے امت اسلامی اور تاریخ کو حق کا راستہ دکھایا، ایسا واضح وروشن راستہ جو امت کے لئے پیغمبر اسلام ﷺ بطور تحفہ لائے تھے۔لیکن بنی امیہ اسے مٹانا چاہتے تھے۔

سیدالشہداء علیہ السلام کا انقلاب ایسی حکومت کے مقابلے میں تھا جس نے اسلام کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کی ریاست بنی امیہ اور بنی مروان کے سپرد تھی اس انقلاب حسینی نے ان اہم مراکز اور عمدہ

ستونوں کو جڑ سے ختم کر دیا اور آج تاریخ میں صرف ان کی شیطنت اور دشمنی کے علاوہ کچھ موجود نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بنی امیہ اور بنی مروان کی نسل سے کوئی بھی فرد باقی نہیں ہے اور اگر کوئی ہے بھی تو اس کے اندر اتنی ہمت و جرأت نہیں ہے کہ وہ علی الاعلان کہہ سکے کہ ہم بنی امیہ یا بنی مردان کی اولاد سے ہیں۔

تاریخ میں اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ موجود ہیں بطور مثال تاریخ میں مذکور ہے کہ ان کی اولاد میں سے ایک فرد، سعد بن عبد الملک بن عبد العزیز بن مروان عورتوں کی طرح تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا جب اس سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو کہا: ''**و کیف لا ابکی و انا من الشجرة الملعونة فی القرآن**''(۱) کس طرح نہ روؤں جب کہ میں اسی درخت سے ہوں جسے قرآن میں بدترین خاندان کہا گیا ہے؟''

۱۔ شیخ مفید، الاختصاص، ص۸۔

امام حسین علیہ السلام کی یہ بہترین روش اسی طرح جاری وساری ہے اور خود پروردگار عالم کا ارادہ بھی یہی تھا کہ یہ کام صرف سید الشہداء علیہ السلام کے ہاتھوں انجام پائے نہ کہ کسی دوسرے افراد کے ذریعے، چاہے ان سے باعظمت ہی کیوں نہ ہو (مثلاً آپ کے جدامجد حضرت پیغمبر اسلام ﷺ، والد گرامی علی علیہ السلام، مادر گرامی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا و عزیزترین بھائی امام حسن علیہ السلام)

امام حسین علیہ السلام وہی ''وتر موتور'' ہیں اور اکثر وبیشتر زیارتوں میں ائمہ معصومین علیہم السلام کی زبان سے یہ لقب بیان ہوا ہے آپ تنہا وہ امام ہیں جسے خداوند عالم نے امت کی اصلاح کی لئے منتخب کیا تاکہ اپنی علمی تقریر اور باعظمت سیرت سے طاغوتیوں اور سرکشوں کے چہرے سے نقاب اتار پھینکیں جنھوں نے زبردستی اسلام کا لبادہ زیب تن کیا تھا اور اسلام کی حمایت کا دم بھر رہے تھے خداوند عالم نے آپ کے ہاتھوں ان کو رسوا و ذلیل کیا۔

اگر امام حسین علیہ السلام کا انقلاب رونما نہ ہوتا تو یزید اور اس کے ماننے والے جنہوں نے چالاکی و وزبردستی رسول اسلام ﷺ کی خلافت کو غصب کر لیا تھا کس طرح رسوا و ذلیل ہوتے؟

اگر امام حسین علیہ السلام کا انقلاب نہ ہوتا تو حجاج جیسا ملعون شخص کس طرح ذلیل و رسوا ہوتا جس نے ہزاروں کی تعداد میں بے گناہ انسانوں پر ظلم وستم کر کے قتل کر دیا؟ (۱)

اگر یہ نورانی انقلاب نہ ہوتا تو صلاح الدین ایوبی کے چہرے سے نقاب کس طرح دور ہوتا؟ جس نے اہل بیت علیہم السلام کے پروانوں کو اپنے شہر میں قید کر کے قتل کر دیا تھا اور ان کے ہزاروں بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے ایک جگہ جمع کر کے آگ کے شعلوں میں ڈال دیا۔ (۲)

۱۔ الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۵۸۵۔

۲۔ الکامل فی التاریخ، ج ۱۱، ص ۳۴۶، ۳۴۷، ۴۴۲۔

اگر یہ مبارک انقلاب نہ ہوتا تو کون مروانیوں ،عباسیوں اور عثمانیوں کو ذلیل وخوار کرتا؟ (جو سالہا سال مسلمانوں کے مسند خلافت پر زبردستی قبضہ جمائے تھے اور بے گناہوں پر کوئی بھی ظلم وستم ڈھانے سے پرہیز نہیں کیا تھا)

اس زمانے میں بھی (جسے علم وآزادی کا زمانہ کہا جاتا ہے) امام حسین علیہ السلام عاشورہ اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کے علاوہ کون ہے جو طاغوت عراق یعنی صدام کو رسوا کرے وہ جس نے کئی لاکھ عراق کے مظلوم ومجبور عوام پر ظلم وستم کرکے انہیں قتل کردیا اور اپنی ہوس وشہوت کی آگ کو بجھانے کے لئے اس ملک کے خزانے لی خاکو کردیا۔

جی ہاں! امام حسین علیہ السلام ایسے چراغ ہدایت ہیں جنھوں نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری بشریت کے لئے راستہ ہموار کردیا اور اچھائی برائی کے فرق کو واضح کرکے صحیح اور واقعی اسلام کو جھوٹے اسلام سے دور کردیا۔

یہی وجہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ظالموں نے (پوری تاریخ انسانیت میں اور آپ کی شہادت سے آج تک) امام حسین علیہ السلام اور عزاداری اور مجلسوں سے ہمیشہ مقابلہ کیا ہے اور اپنی پوری کوشش وتوانائی سے شعائرِ حسینی اور جو چیزیں بھی ان سے منسوب ہیں ان ظالم و جابر حکمرانوں نے مختلف طریقے مثلاً کربلا معلیٰ کوخراب ومنہدم کرنے، بوڑھے بچے اورعورتوں کو جوعزائے حسینی کا اہتمام کرتے ہیں قتل کرکے، معاویہ ویزید کے افکارکوروشن کرکے اورعزائے حسینی اورتبرکات عزا کی توہین کرکے اسے مٹانا چاہتے ہیں۔

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوسکے اورخود خداوند عالم نے پیغمبر اسلام ﷺ سے وعدہ کیا ہے کہ ان لوگوں کی بیشمار کوششوں کا نتیجہ عزاء حسینی کے استحکام اورنشر واشاعت افکار حسینی کا سبب ہوگا۔

حضرت رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

"ولیجتھدنَّ ائمة الکفر واشیاع الضلالة فی

محوہ و تطمیسہ، فلا یزداد اثرہ الا ظھوراً و امرہُ الا علواً. (۱)

کافروں اور گمراہوں کے پیشوا ور ہبر، امام حسین علیہ السلام کے شعائر کو مٹانے کے لئے بہت زیادہ کوشیں کریں گے لیکن ان کی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا بلکہ شعائر وافکار حسینی مزید استحکام پا جائیں گے (اور عزاء حسینی میں ترقی ہوگی)

عراق کے ظالم وسرکش نے بے شمار افراد کو قتل کر دیا اور لوگوں کو ظلم وستم کے ساتھ قید کرلیا تا کہ امام حسین علیہ السلام کے زائرین پیادہ آپ کی زیارت کے لئے نہ جاسکیں۔

لیکن آج دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ لاکھوں زائرین کا قافلہ بوڑھے نوجوان سال میں کئی مرتبہ آپ کی زیارت کے لئے گرمی وسردی اور بارش کی پرواہ کئے بغیر جاتے ہیں اور روز وشب کئی کئی کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہیں تا کہ عظیم ثواب کے حقدار بن جائیں، جیسا کہ پیغمبرؐ اور

۱۔ کامل الزیارات، ص ۲۶۰۔

اہل بیت علیہم السلام کی روایتوں میں وارد ہے کہ زائر (حسینی) کو ہر قدم کے بدلے میں حج وعمرہ کے ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔(۱)

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ پروردگارا جہاں جہاں بھی خصوصاً مظلوم ومجبور عراق کی عوام پر جو ظلم وستم ہو رہا ہے امام حسین علیہ السلام کی برکت سے جلد سے جلد ختم کردے، خدایا منتقم خون حسینی فرزند امام حسینؑ بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحناہ لہ الفداء وصلوات اللہ علیہ) کے ظہور پرنور میں تعجیل فرما اور تمام مومنین کو آپس میں میل ومحبت سے رہنے کی توفیق عطا فرما۔

وما توفیقی الا باللّٰہ وعلیہ توکلت والیہ انیب

صادق شیرازی

۲؍محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

تکمیل ترجمہ: ۱۱؍ذیقعدۃ الحرام ۱۴۲۸ھ روز ولادت امام علی رضا علیہ السلام

کامل الزیارات، ص ۳۲۰۔